© rasailojaraid.com



اور جب حکومت امریکہ نے ان کو فروخت پر قانون کے ذریعے پابندی لگا دی تو پھر بھی ان ہی کے پیچھے کیوں لگے رہے۔ اس سے سستے اور بہتر جہازوں کی طرف کیوں نہیں گئے۔ کیا اس لیے کہ کمیشن کی رقم متعلقہ بنک کھاتوں میں جمع کی جا چکی تھی۔

ایف-۱۶ خریدنے کا فیصلہ کیوں کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ اصل کامیاب اور بہتر جہاز ایف-۱۵ تھا۔ جو آج دو عشروں کے بعد بھی دنیا کا بہترین لڑاکا جہاز مانا جاتا ہے۔ اسے تحفظ دینے کے لیے اور دوسرے ملکوں کو محروم رکھنے کے لیے کمتر ایف-۱۶ کے گن گائے گئے اور ۱۷ ملکوں کو ۳ ہزار سے زائد فروخت کر دیے گئے۔ حب وطن کا تقاضا تھا کہ ہمارے ماہرین دھوکے اور لالچ میں آئے بغیر متبادل جہازوں کا سودا کرتے' جب کہ ہم نقد ادائیگی کر رہے تھے۔ اب ایف-۱۶ کی طلب ختم ہو چکی ہے۔ خریدار ملنا مشکل ہے۔ ماہانہ پیداوار ۱۲ سے گر کر ۳ رہ گئی ہے۔

پریسلر براؤن کے سارے معاملے کا ایک ہی ہدف ہے۔ پاکستان کو نیوکلیر طاقت بننے سے اور سیاسی طور پر خود مختار بننے سے روکنا۔ جب پریسلر ترمیم سے مکمل ہدف حاصل نہ ہوا تو اب براؤن ترمیم کے ذریعے کوشش کی جا رہی ہے۔ جنرل (ر) خالد محمود عارف کے مطابق ملک کا ہر ٹیکسی ڈرائیور اور حجام بھی جانتا ہے کہ اتنی معمولی رعایت کے لیے ہم نے کیا قیمت ادا کی ہے۔ معمولی فائدوں کے لیے بہت کچھ قربان کر دیا گیا ہے۔ امریکی حکام نے اس کو راز نہیں رکھا کہ پاکستان کے ساتھ ان کی پالیسی 'امداد' دینا یا نہ دینا' اسی ایک مقصد کے لیے ہے کہ پاکستان نیوکلیر نہ ہو۔ ۱۹۸۹ کے بعد سے یورنیم افزودگی منصوبے پر کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ بھارت نے ۲ ہزار ۳ سو نیوکلیر اسلحوں کے لیے پلوٹونیم تیار کیا ہے اور ہم نے صرف ۱۰ کے لیے۔

اس طرح کے نازک حساس قومی معاملات میں مقابلہ کرنے کے لیے حکمرانوں اور قوم کا باہمی اعتماد ناگزیر ہے۔ حکمران پرعزم ہوں' قومی عزائم سے مخلص ہوں تو ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر حکمران قومی مقاصد فروخت کرنے کے لیے تیار ہوں' تو موجودہ اور آیندہ نسلیں غلامی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ آج پاکستان کی آزادی رہن رکھی جا چکی ہے۔ وسط ایشیا کے ممالک اور ایران کے ساتھ ہماری پالیسی ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ یہ صورت حال ایک آزاد خود مختار ملک کے' خصوصاً مسلمان ملک کے' کسی بھی طرح شایان شان نہیں۔ پاکستان کے عوام کو ملک کے بہی خواہوں کو جاننا چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کوئی ان کی تقدیر سے نہ کھیلے اور وہ یہ وطن' اپنی آیندہ نسل کو آزاد حالت میں منتقل کریں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

# رسائل و مسائل

## ہڑتال کا جواز

گذشتہ آٹھ سال سے ایک ہائی سکول میں استاد ہوں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ اپنے مطالبات کی منظوری کے لیے اکثر ہڑتالوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ساتھیوں کی ناراضی کے باوجود میں نے کبھی ہڑتال میں حصہ نہیں لیا ہے کیونکہ میرے خیال میں بغیر مزدوری اجرت لینے کا تصور غالباً کسی مذہب میں بھی نہیں ہے۔ ہڑتال کی شرعی حیثیت واضح کریں کیونکہ جماعت بھی اکثر ہڑتالوں کا مطالبہ کرتی رہتی ہے۔

تمہیداً یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پاکستان کا موجودہ معاشی، معاشرتی اور سیاسی نظام غیر اسلامی اصولوں پر قائم ہے، جس کی وجہ سے زندگی کے ہر شعبے میں بے اعتدالی و بے انصافی اور خود غرضی و مفاد پرستی کے جراثیم پھیلے ہوئے ہیں۔ معیشت اور حکومت کا سارا نظام ظلم و استحصال پر مبنی ہے۔ ایک جانب سے کوشش یہ کی جاتی ہے کہ کام زیادہ سے زیادہ لیا جائے اور اجرت کم سے کم دی جائے اور دوسری جانب سے کوشش کی جاتی ہے کہ کام کم سے کم کیا جائے اور اجرت زیادہ سے زیادہ طلب کی جائے۔ ہر ایک دوسرے کا استحصال کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے، لیکن زیادہ ظلم کلرکوں اور چھوٹے ملازمین پر ہوتا ہے کہ ان کو کم سے کم منصفانہ اجرت بھی نہیں ملتی اور حکومت کے وزیروں، مشیروں اور بڑے افسروں کی تنخواہیں اور مراعات قومی آمدن کے اعتبار سے ان کے اصل حق سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ اس ظالمانہ اور غیر عادلانہ معاشی تفاوت کے نتیجے میں باہمی اخوت کی بجائے رقابت اور تعاون کی بجائے تباغض کے جذبات ابھرتے ہیں اور مظلوم کو جب بھی موقع ملتا ہے وہ ظالم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے، ہڑتالیں ہوتی ہیں، لاٹھیاں برستی ہیں، آنسو گیس پھینکی جاتی ہے اور گولیاں چلتی ہیں۔ اس صورت حال کے نتیجے میں فساد فی الارض رونما ہوتا ہے اور امن و امان کی صورت حال خراب ہونے کی وجہ سے مزدور، کلرک اور غریب کی روٹی، کپڑا اور مکان تینوں اور زیادہ مہنگے ہو جاتے ہیں۔ ظلم و استحصال کے اس نظام سے نکلنے کا واحد علاج یہ ہے کہ اس پورے نظام کو ختم کر کے اسلام کا عادلانہ نظام لایا جائے تاکہ ہر ایک کو اس کا حق مل سکے اور کوئی کسی کا استحصال نہ کر سکے۔

© rasailojaraid.com